رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر:- غلام نبی

شرح چندہ — بذریعہ منی آرڈر — بذریعہ وی پی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی — ماہانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۵ مئی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۵۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کیلئے نہیں

"دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وُہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دُنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دُنیا کے لئے۔ پس اگر تم دُنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو۔ تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے۔ بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو۔ کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو۔ اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا۔ بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وُہ گھر بابرکت ہو گا۔ جس میں تم رہتے ہو گے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وُہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے۔ اور تعلق کو نہیں توڑو گے۔ بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے۔ تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وُہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔"

(الوصیت)

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۵ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو بواسیر کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی چھوٹی صاحبزادی امۃ اللطیف بعارضہ بخار بیمار ہے دعائے صحت فرمائی جائے۔

۲۔ مارچ۔ پانچ بجے شام حسب سابق اس جوہڑ کو بھرنے کے لئے جو سٹار ہوزری ورکس اور پرانے اڈہ خانہ کے درمیان ہے۔ بھرتی ڈالی گئی۔ احمدی احباب کی ایک بہت بڑی تعداد نے قریباً ایک گھنٹہ کام کیا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد بھی شریک کار تھے۔

۳۔ مارچ۔ آج سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ نے اپنے لڑکے رشید احمد کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔
آج ۳۴ سب انسپکٹر اور انسپکٹر صاحبان کو آر پرنٹنڈنٹ سپرنٹنڈنٹ جو بٹالہ ریفریشنگ کورس کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ صبح سیر قادیان آئے۔ اور شام کی گاڑی سے واپس چلے گئے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۳۰ راپریل سے ۳ رمئی ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:-

دستی بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	محمد عثمان خان صاحب	ضلع لاہور
۲	محمد ذاکر خان صاحب	
۳	غلام دین صاحب	ریاست پونچھ
۴	مہر دین صاحب	ضلع گورداسپور
۵	غلام محمد صاحب	ضلع کیمبل پور
۶	علی احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۷	عبدالواحد صاحب	"

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۸	محمد طفیل صاحب	لاہور
۹	انور بیگ صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۰	رحم نور صاحبہ	ضلع جہلم
۱۱	عبدالرحمن بن حسن صاحب	برہما
۱۲	طیب محمد اسمٰعیل صاحب	"
۱۳	محمد بن عبدالرحمن صاحب	"
۱۴	غلام احمد صاحب بیتھو	"
۱۵	عبدالوہاب صاحب	"
۱۶	بی بی صدیقہ صاحبہ	لاہور
۱۷	عظیم اللہ صاحب	"

سیکرٹری بیعت۔

احباب قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے نقصان سے بچیں

مئی کے پہلے ہفتہ میں جن دوستوں کو وی۔پی کئے جائیں گے۔ ان کے نام ۲۸ اپریل کے پرچہ میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ بہتر ہو کہ احباب سالانہ یا ششماہی یا کم از کم سہ ماہی قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما دیں۔ اور اس طرح قسط وار ادا کرنے سے جو اضافہ ہوتا ہے۔ وہ نہیں دینا پڑے گا۔ یعنی بذریعہ منی آرڈر ساڑھے سات روپے ششماہی کے لئے اور تین روپے بارہ آنے سہ ماہی کے لئے بھیجنے ہونگے لیکن جو منی آرڈر نہیں بھیجیں گے ان کی خدمت میں سہ ماہی کا للعہ اور ششماہی کا سے روپے کا وی بھیجا جائے گا۔ پس احباب قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں:۔ (خاکسار مینیجر)

واپسی قرضہ ساٹھ ہزار

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ اپریل ۱۹۳۶ء میں ایک ہزار روپے کی واپسی کا قرعہ آنریبل چودھری نواب محمد دین خان صاحب کے نام نکلا ہے:۔

ناظر امور عامہ قادیان

چند سائیکلوں کی ضرورت

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ایک علاقہ کے طول و عرض میں آنریری کارکنوں کے ذریعہ تبلیغ کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ بعض کے پاس سائیکل نہیں۔ اس لئے انہیں اپنے مقام تبلیغ پر پیدل چل کر وقت پر پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے جو ذی استطاعت احباب ان مبلغین کے جہاد میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ وہ نظارت ہذا کی سائیکلوں کے ذریعہ مدد کر کے مشکور فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

ہم احرار کو غدار کہیں گے

از خلیفہ سراج الدین صاحب لاہوری

کیونکر اسے ہم مجلس احرار کہیں گے — کس کس سے وفا کی کہ وفادار کہیں گے
اسلام کے ہر کام سے بیکار کہیں گے — جو دیکھا ہے ہم نے سر بازار کہیں گے
دولت کے گدا زر کے طلبگار کہیں گے
غدار کہیں گے انہیں غدار کہیں گے

جب وقت پڑا آ کے تو کیا کر کے دکھایا — ہمت سے نہ کچھ کام لیا ڈر کے دکھایا
اسلام پہ مرتے تھے کبھی مر کے دکھایا — میدان کسی نے کوئی سر کر کے دکھایا
ان باتوں سے کیا قوم کے سردار کہیں گے
غدار کہیں گے انہیں غدار کہیں گے

مل کر کسی مجلس سے کبھی کام کیا ہے — نت فتنہ بپا ہی سحر و شام کیا ہے
پنکھوں تلے بجلی ہی کے آرام کیا ہے — احرار کے خود نام کو بدنام کیا ہے
احرار کے مونہہ پر ہی رضا کار کہیں گے
غدار کہیں گے انہیں غدار کہیں گے

کب مونہہ پہ کبھی بات کی ہوتی ہے بڑائی — دولت جو غریبوں کی مکانوں میں لگائی
چندے کی رقم تھی جو پسینوں کی کمائی — اس وجہ سے بیزار ہوئی ساری خدائی
لاچاری و مجبوری سے معمار کہیں گے
غدار کہیں گے انہیں غدار کہیں گے

کس طرح سے اب چھوڑ دیں مزا کا یہ چسکا — چندے سے جو بیوی اور بچے پر رستا ہی کیسا
پھر کیوں نہ قوی انکے ہوں اعضائے رئیسہ — کھاتے ہیں خدا جانے یہ کس کس کا پیسا
جو اہل نظر ہیں وہ یہ ہر بار کہیں گے
غدار کہیں گے انہیں غدار کہیں گے

فطرت کی عجب چال ہے ترکیب کے پھندے — پھنس جاتے ہیں پھر بھی کئی اللہ کے بندے
مجبوری و لاچاری سے دیدیتے ہیں چندے — تبلیغ کے پردے میں ہیں سب پیٹ کے دھندے
وہ ایک سنائیں گے تو ہم چار کہیں گے
غدار کہیں گے انہیں غدار کہیں گے

دنیا کی طلب ہے کہاں اسلام کی چاہت — ہاتھ آئے تو کھا جائیں یہ سب مال غنیمت
"تیج" سے لڑائی ہے تو "احسان" سے نفرت — پھر اس پہ یہ دعوے ہے کہ ہیں صاحب ملت
دل میں یہ "مجاہد" کے خریدار کہیں گے
غدار کہیں گے انہیں غدار کہیں گے

کانٹا سا کھٹکتا ہے مجاہد کے مدینہ — ہے "بیر" سیاست" سے "زمیندار" سے کینہ
دیکھا یہ شریفوں کی شرافت کا قرینہ — دل ان کا سراسر ہے کدورت کا خزینہ
غیرت کا تقاضا ہے کہ اغیار کہیں گے
غدار کہیں گے انہیں غدار کہیں گے

اب کھل گئی احرار کی دنیا پہ حقیقت — قائم نہ شریعت پہ نہ پابند طریقت
اللہ کے گھر کی بھی نہیں ان کو محبت — کرتے ہیں شہیدان وفا کی بھی اہانت
اس رنگ میں ہم حال دل زار کہیں گے
غدار کہیں گے انہیں غدار کہیں گے

(اخبار تیر اسلام ۲۸ اپریل ۱۹۳۶ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۵۵ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر لاہور کے متعلق ہندو اور احراری اخبارات کی غلط بیانیاں

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں دکھایا جا چکا ہے۔ کہ آئندہ انتخابات کے متعلق ہندو اخبارات مسلمانان پنجاب میں زیادہ سے زیادہ اختلاف پیدا کرنے اور اپنے آلہ کار احرار کو کامیاب بنانے کے لئے ہر قسم کی حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہندو اخبارات نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق لاہور تشریف لے جانے پر جن حرکات کا ارتکاب کیا ہے۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہیں۔ کیونکہ وہ خیال آرائیوں۔ اور غلط بیانیوں میں ترجمان احرار "مجاہد" بھی چار قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور "مجاہد" کو بھی ان کی نقل کرنی پڑی ہے مثلاً اخبار "پرتاپ" نے محض اتحاد پارٹی کے خلاف عام مسلمانوں کو بھڑکانے۔ اور اشتعال دلانے کے لئے لکھ دیا۔ کہ:-

"سر فضل حسین کی اتحاد پارٹی کی بڑھتی ہوئی مخالفت کا سیلاب روکنے کے لئے کل شام قادیان کے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود قادیان سے لاہور پہونچے۔ اور سر کردہ لیڈروں سے ملاقات کرنے میں مصروف رہے۔ ادھر مسٹر جناح لاہور پہونچ گئے ہیں اور احرار لیڈر اور مولانا ظفر علی ان کی ہر ممکن امداد کرنے کو تیار ہیں۔ مرزائے قادیان کی خواہش ہے کہ مسٹر جناح پنجاب کی سیاسیات میں دخل نہ دیں۔ ایک نمائندۂ پریس سے انٹرویو کے دوران میں آپ نے کہا۔ کہ مسلم لیگ کو چاہیئے۔ کہ پنجاب میں انتخابات اتحاد پارٹی کے ٹکٹ پر ہونے دے۔ آپ نے مسٹر جناح کو الٹی میٹم دیا۔ کہ اگر انہوں نے اتحاد پارٹی کے مقابلہ میں کوئی پارٹی قائم کرنے کی کوشش کی۔ تو نتیجہ اچھا نہ نکلے گا"۔

ان سطور میں "پرتاپ" نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر لاہور کی غرض بزعم خود "اتحاد پارٹی کی بڑھتی ہوئی مخالفت کا سیلاب روکنا" بتائی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ نہ تو اتحاد پارٹی کے خلاف مخالفت کا کوئی غیر معمولی سیلاب بڑھ رہا ہے۔ اور نہ اسے روکنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور تشریف لے گئے۔ بلکہ حضور کے تشریف لے جانے کی غرض آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس میں شمولیت تھی۔

پھر یہ بھی بالکل غلط ہے۔ کہ حضور نے مسٹر جناح کو کوئی چیلنج دیا۔ آپ نے نمائندہ پریس کو جو انٹرویو دیا۔ وہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں نہ صرف مسٹر جناح کو کسی قسم کے مقابلہ کا چیلنج نہیں دیا گیا بلکہ ان کے مجوزہ مسلم لیگ کے پروگرام کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ اور توقع ظاہر کی گئی ہے۔ کہ فرقہ وار اتحاد اور باہمی صلح و آشتی کے متعلق ان کی مساعی خوشگوار نتائج پیدا کریں گی۔ البتہ یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ اتحاد پارٹی کے مقابلہ میں انتخابی بورڈ قائم کرنے کی مسلم لیگ کی تجویز مفید ثابت نہ ہوگی۔ اسے "مسٹر جناح کو خلیفۂ قادیان کا چیلنج" قرار دینا محض احرار کی حمایت کا حق ادا کرنا۔ اور مسلمانوں میں فتنہ پھیلانا نہیں تو اور کیا ہے۔

ادھر "پرتاپ" نے مذکورہ بالا داستان گھڑ کر شائع کی۔ ادھر بلّی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ "مجاہد" نے "مسلمانوں کی غیرت کو کھلا چیلنج" اور "احرار کارکن فوراً اپنے فرض کو پہچانیں" کے عنوانات سے اسے شائع کرتے ہوئے لکھا:-

"مرزا محمود نے علی الاعلان سر فضل حسین کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ اور مسٹر محمد علی جناح کو یہ دھمکی دی ہے کہ اگر تم نے سر فضل حسین کی مخالفت کی۔ تو نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ اس سے یہ امر صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ سر فضل حسین اور مرزا محمود میں ایک ذرہ بھی فرق نہیں۔ دونوں ہر پایہ دار دونوں خطرناک طور پر اسلام کے دشمن ہیں اور اتحاد پارٹی حقیقت میں مرزائی پارٹی ہے اس لئے اگر خدانخواستہ سر فضل حسین کی اتحاد پارٹی کامیاب ہو گئی۔ تو اس کا نتیجہ لازمی طور پر یہ ہوگا۔ کہ مرزائیت کو فروغ حاصل ہوگا۔ اور مسلمانوں کی حالت بالکل بعینہٖ مسلمانان اسپین کی طرح ہو جائے گی۔ اس لئے مجلس احرار اسلام کے تمام مخلص کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ مرزا محمود کے بیان کو جو سر فضل حسین کی حمایت پر مشتمل ہے گاؤں گاؤں۔ اور قریہ قریہ شائع کریں۔ اور یہ بات دیہات کے مسلمانوں کے ذہن نشین کر دیں کہ در اصل فضل حسین کی اتحاد پارٹی مرزائی پارٹی ہے۔ اور مرزائیت کی اشاعت اور اسلام کو برباد کرنے کی غرض سے یہ پارٹی عالم وجود میں آئی ہے"

گویا ترجمان احرار "مجاہد" نے "پرتاپ" کا اگلا ہوا نوالہ نگل کر اپنی وہی بوسیدہ اور زنگ آلود تلوار اتحاد پارٹی کے خلاف چلانا شروع کر دی جو ہر موقعہ پر میان سے باہر آ جایا کرتی ہے۔ یعنی جس سے بھی احرار کو بغض و کینہ ہو۔ اسے "مرزائی" کہہ کر عوام کو بھڑکانا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر ایک بالکل فرضی داستان کی بناء پر احرار یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ "فضل حسین کی اتحاد پارٹی مرزائی پارٹی ہے" تو بالکل واضح شہادت کی بناء پر یہ کیوں نہیں کہا جا سکتا۔ کہ "مجلس احرار ہندوؤں کی آلۂ کار پارٹی ہے" ہندوؤں کی طرف سے جدھر اشارہ ہو جاتا ہے۔ ادھر احرار بھاگ پڑتے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر احرار کو تھوڑی بہت بھی کامیابی ہو گئی۔ تو مسلمان خیال کر لیں۔ کہ مسلمانوں کے لئے کس قدر نقصان رساں ہوگی۔

خود "مجاہد" نے مختلف رنگ کی غلط بیانیوں کا پلندا تیار کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"مرزا محمود لاہور میں معمولی رؤسا کی کوٹھیوں کا چکر لگا رہے ہیں۔ دن بھر موٹر ڈرائیوروں کی مصیبت آئی ہوئی ہے اور مسٹر جناح کی سرگرمیوں نے مرزا محمود کو اور بھی بے چین کر دیا ہے۔ کیونکہ محمود کو یہ فکر لاحق ہو رہا ہے۔ کہ اگرچہ سر فضل حسین نے ہمیشہ مرزائیوں کی حمایت کی ہے اور اندرونی طور پر بہت کچھ وعدہ وعید کئے لیکن چور کو چور خوب سمجھتا ہے۔ اس لئے مرزا محمود کو پورا اعتماد نہیں۔ ممکن ہے۔ پالیٹکس بدل جائے۔ اور فضل حسین اپنے مستقبل پر غور کرے۔ اور اپنی بہتری محمود کے افتراق میں ہی سمجھے ....

..... فضل حسین کی بھی حالت اس وقت قابل رحم ہے۔ اس لئے وہ بھی خلیفہ کو معصوم سمجھ کر کچھ اچھے رخ سے پیش نہیں آتا۔ اس لئے خلیفہ کا ایک قدم فضل حسین کی کوٹھی پر ہوتا ہے۔ تو دوسرا چھوٹے چھوٹے حواریوں کے مکان پر!!"

کبھی تو یہ لکھا۔ کہ خلیفۂ قادیان سر فضل حسین کی اتحاد پارٹی کو سیلاب عظیم سے بچانے کے لئے لاہور آئے۔ اور کبھی یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ سر فضل حسین کی بے رخی کو دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور معمولی رؤساء کی کوٹھیوں کے چکر لگائے گئے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے معمولی چھوڑ کسی بڑے سے بڑے رئیس کی کوٹھی پر بھی کوئی ذاتی غرض لے کر نہیں گئے۔ البتہ بہت سے معززین اور ہر طبقہ کے معززین آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے اور مسائل حاضرہ پر تبادلۂ خیالات کرتے رہے۔

غرض احرار۔ اور ان کے مددگار ہندوؤں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر لاہور کے متعلق قیاس آرائیاں کرتے ہوئے دل کھول کر جھوٹ بولا ہے۔ اور بولے جا رہے ہیں۔

مسئلۂ ختمِ نبوت اور ڈاکٹر سر اقبال

حدیث "لانبی بعدی" اور انا اٰخر الانبیاء کی تشریح

(۳)

خاتم النبیین کے معنی بالوضاحت بیان کرنے کے بعد اتماماً للحجت یہ بیان کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اٰخر الانبیاء اور لانبی بعدی وغیرہ احادیث کا صحیح مفہوم وہی ہوسکتا ہے۔ جو خاتم النبیین کی نص صریح کے خلاف نہ ہو۔

اٰخر الانبیاء افضل الانبیاء کے معنوں میں

اٰخر الانبیاء کے مندرجہ ذیل معنی ہوسکتے ہیں۔ (۱) افضل الانبیاء یعنی جن کی نظیر ماضی اور مستقبل پیش نہ کرسکیں۔ ایک عرب شاعر کہتا ہے ؎

شریٰ وُدّی وشُکری من بعیدٍ
لاٰخر غالبٍ ابداً ربیعٌ

(حماسہ باب الادب)

اس شعر کا ترجمہ مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی جو حماسہ کے شارح ہیں یوں کرتے ہیں۔ "ربیع ابن زیاد نے میری دوستی اور شکر دور بیٹھے ایسے شخص کے لئے جو بنی غالب میں آخری یعنی ہمیشہ کے لئے عدیم المثال ہے خرید لیا"۔ یہاں آخر بمعنی عدیم المثال ہے۔ اسی طرح امام جلال الدین صاحب سیوطی نے امام ابن تیمیہ کو آخر المجتہدین کہا ہے۔ خود ڈاکٹر سر محمد اقبال داغ شاعر کے متعلق کہتے ہیں ؎

چل بسا داغ آہ میت اسکی زیب دوش ہے
آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے

یہاں داغ کو آخری شاعر قرار دیا ہے۔ مگر پھر خود ہی فرماتے ہیں ؎

چل دیئے ساقی جو تھے میخانہ خالی رہ گیا
یادگار بزم دلی ایک حالی رہ گیا

(بانگ درا صفحہ ۵۶)

تخصیصی یا تبعیضی اَل

(۲) دوسرا مفہوم اٰخر الانبیاء کا خاص قسم کے انبیاء یا بعض قسم کے انبیاء کا آخر یعنی ان کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس صورت میں الانبیاء کا اَل تخصیص یا تبعیض کے لئے ہے جیسے یقتلون النبیین اور قتلہم الانبیاء میں ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی وضاحت یوں فرما دی ہے افکلما جاءکم رسولٌ بما لا تھوٰی انفسکم استکبرتم ففریقاً کذبتم وفریقاً تقتلون یعنی بعض انبیاء کی تو تم نے تکذیب ہی کی۔ اور بعض کو قتل کر دیا۔ گویا یقتلون النبیین کا اَل جیسا کہ وفریقاً تقتلون کے الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ بعض کے معنوں میں ہی استعمال ہوا ہے۔ نیز اٰخر الانبیاء کے الفاظ جن احادیث میں آتے ہیں۔ وہاں تخصیص کا خود ہی ذکر کر دیا گیا ہے۔ مثلاً انا اٰخر الانبیاء وانتم اٰخر الامم۔ دوسری حدیث میں ہے۔ انی اٰخر الانبیاء وان مسجدی اٰخر المساجد (مسلم کتاب الحج باب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکہ والمدینۃ) یعنی میں ان معنوں میں اٰخر الانبیاء ہوں۔ کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو کسی اور کعبہ کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھے۔ اور میری اس مسجد کے خلاف مسجد بنائے۔ اور تمہارے اٰخر الامم ہونے کی خصوصیت کو مٹا کر جدید شریعت کے ماتحت جدید امت قائم کرے۔

حدیث لانبی بعدی

اسی طرح حدیث لانبی بعدی بھی کثیر اور مختلف معانی کی متحمل ہے۔ مثلاً (الف) یہ حدیث عام نہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔ چنانچہ طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۱۵ میں یہ حدیث یوں بیان ہوئی ہے۔ یا علیؓ ... غیر انک لست بنبیٍ یعنی حضرت علیؓ سے کہا گیا۔ کہ تو میرے بعد نبی نہیں ہے۔

(ب) اگر یہ حدیث اپنے معنوں میں عمومیت بھی رکھتی ہو۔ تو بھی قیدِ کن نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ پھر یہ بحث ہے۔ کہ اس کا لا نفی جنس کے لئے ہے یا کمال موصوف کے لئے یعنی اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ میرے بعد کوئی بھی نبی نہ ہوگا۔ یا یہ کہ مجھ سا کوئی نبی نہ ہوگا جیسا کہ لافتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار کے معنی یہ ہیں۔ کہ علیؓ جیسا کوئی جوان نہیں۔ اور ذوالفقار جیسی کوئی تلوار نہیں۔ یا اذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ کے معنی فتح الباری شرح بخاری جلد ۶ میں یوں لکھے ہیں۔ معناہ فلا قیصر بعدہٗ یملک مثل ما یملک یعنی اس جیسا قیصر آئندہ نہ ہوگا۔

(ج) پھر لفظ نبی بھی قابلِ بحث ہے آیا اس سے صاحب شرع جدید نبی مراد ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام یا اس سے ایسا تابع نبی مراد ہے۔ جو مستقل طور پر نبوت حاصل کر کے کسی شارع نبی کی امت کی اصلاح کے لئے آتا ہے۔ مثلاً یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام یا اس سے امتی نبی مراد ہے۔ ان تینوں طریق سے مبعوث ہونے والے انبیاء کا وجود قرآن کریم سے ثابت ہے۔ مثلاً اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتابٍ وحکمۃٍ ثم جاءکم رسولٌ مصدقٌ لما معکم ... الاٰیۃ $\frac{۹}{۳}$۔ انا انزلنا التوراۃ ... یحکم بھا النبیون الذین اسلموا ... الاٰیۃ $\frac{۷}{۶}$ من یطع اللہ والرسول فاولٰئک ... من النبیین ... الاٰیۃ $\frac{۵}{۹}$

(د) بعد کا لفظ بھی قابلِ بحث ہے۔ اور یہ امر قابلِ غور ہے۔ کہ اس کے کثیر معانی میں سے اس جگہ کونسے معنی چسپاں ہوتے ہیں۔ بعد کے مندرجہ ذیل معنی ہیں۔

(۱) ایک چیز یا واقعہ کا دوسری چیز یا واقعہ سے مطلقاً پیچھے ہونا۔ مثلاً ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا $\frac{۹}{۳}$

(۲) "بعد" بمعنی معاً بعد مثلاً من بعد ما تبین لھم الحق $\frac{۱}{۱۳}$

(۳) "بعد" بمعنی منفصلاً پیچھے ہونا مثلاً انا سمعنا کتاباً انزل من بعد موسیٰ $\frac{۲۶}{۴}$ یعنی قرآن موسیٰ کے بعد نازل ہوا۔

(۴) "بعد" بمعنی مقابلہ مثلاً من الذی ینصرکم من بعدہٖ یعنی خدا کے مقابلہ میں تمہاری کون مدد کرے گا۔

(۵) "بعد" بمعنی خلاف مثلاً فبای حدیثٍ بعد اللہ واٰیاتہٖ یؤمنون (خدا اور اس کے کلام کے خلاف کس بات پر ایمان لاؤ گے۔)

(۶) "بعد" بمعنی بجائے چنانچہ لوکان بعدی نبی لکان عمر والی حدیث کی تشریح دوسری جگہ یوں بیان ہوئی ہے۔ لو لم ابعث لبعثت یا عمر اے عمر اگر میں مبعوث نہ ہوتا۔ تو میری جگہ تو مبعوث ہوتا (دیکھو دیلمی۔ تاریخ الخلفاء مرقاۃ وغیرہ) نیز فرمایا لو لم ابعث فیکم لبعث عمر فیکم کنوز الحقائق صفحہ ۱۰۲

(۷) "بعد" بمعنی غیر مثلاً ان اخذ اللہ سمعکم وابصارکم وختم علیٰ قلوبکم من الٰہٌ غیر اللہ یاتیکم بہ $\frac{۱}{۱۱}$ اس مضمون کو دوسری جگہ یوں بیان فرمایا وختم علیٰ سمعہٖ وقلبہٖ ... فمن یھدیہ من بعد اللہ ... الاٰیۃ $\frac{۲۵}{۱۹}$ یعنی غیر بمعنی من بعد استعمال ہوا ہے۔ ما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہٖ میں بھی من بعد بمعنی غیر ہے۔

(۸) "بعد" بمعنی مع مثلاً لانبی بعدی کی بجائے بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۲۷ میں فرمایا لیس معی نبیٌ (یعنی میرے ساتھ کوئی نبی نہیں)

(۹) "بعد" بمعنی علاوہ یا بڑھ کر مثلاً $\frac{۲۹}{۳}$ پارہ میں فرمایا لا تطع کل حلافٍ مھینٍ ... معتدٍ اثیمٍ عُتُلٍّ بعد ذالک زنیمٍ۔ یعنی جو جھوٹی قسم کھانے والا عیب جو چغلخور۔ نیکی سے مانع۔ سرکش۔ گنہگار۔ اور سنگدل ہونے کے علاوہ زنیم بھی ہے۔ یا ان عیوب سے بڑھ کر زنیم ہونے کا عیب بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس کی اطاعت نہ کر۔

(۱۰) "بعد" زندگی کے اختتام پر مثلاً یعقوب علیہ السلام نے اپنے لڑکوں سے پوچھا ما تعبدون من بعدی $\frac{۱}{۱۶}$ یعنی میرے مرنے کے بعد

(۱۱) "بعد" زندگی میں مگر غیر حاضری کی صورت میں مثلاً ثم اتخذتم العجل من بعدہٖ نیز بئسما خلفتمونی من بعدی۔ یعنی میری غیر حاضری میں (نہ کہ موت کے بعد)

نبی کی دو حیثیتیں

اسی طرح بعدی کی ضمیر متکلم بھی تشریح طلب ہے واضح رہے کہ نبی کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں۔ ایک شخصی حیثیت یعنی فلاں بن فلاں ہونے کی حیثیت جس کی طرف انا بشرٌ مثلکم میں اشارہ ہے۔ دوسری رسول اللہ ہونے کی حیثیت یوحیٰ الیّ اسی حیثیت کی طرف اشارہ ہے ان دو حیثیتوں کے مطابق ہر نبی کی دو قسم کی عمر ہوتی ہے

ایک شخصی عمر۔ دُوسری اس کی رسالت کی عمر۔ بعد کا لفظ جب کسی نبی کے متعلق استعمال ہو۔ (بالخصوص اگر یہ صاحب شرع جدید کے لئے ہو) تو بعض اوقات اس سے اس نبی کی شخصی زندگی کے بعد کا زمانہ مراد ہوتا ہے مثلاً وقفینا من بعدہ بالرسل یا ما تعبدون من بعدی۔ یہاں من بعد کے معنی اُن کی شخصی عمر کے اختتام کے بعد کے ہیں۔ مگر بعض اوقات اس سے مراد اس نبی کی رسالت کی عمر کے بعد کا زمانہ مراد ہوتا ہے۔ لفظ دونوں صورتوں میں ایک ہی ہوتا ہے (یعنی "بعد" کا لفظ) مگر قرینہ بتا دیتا ہے۔ کہ یہاں کونسی عمر کی بعدیت مراد ہے۔ مثلاً آتا ہے۔ کتاباً اُنزل من بعد موسٰی (یعنی قرآن کریم کا نزول موسٰے علیہ السلام کے بعد ہوا) حالانکہ موسٰی علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیانی زمانہ میں کئی نبی آئے۔ مگر ان کا ذکر اس طرح ترک کر دیا گیا ہے۔ کہ گویا وُہ ہُوئے ہی نہ تھے۔ پس یہ امر بھی بحث طلب ہے۔ کہ "لا نبی بعدی" کی یائے متکلم حضورؐ کی کس حیثیت کے لحاظ سے استعمال ہوئی ہے۔ کیا "میرے بعد کوئی نبی نہیں" کے یہ معنے ہیں۔ کہ حضورؐ کی شخصی عُمر کے اختتام کے بعد کوئی نبی نہیں؟ یا یہ کہ حضورؐ کی عمر نبوت کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا؟

ظاہر ہے۔ کہ نبوت ایک روحانی مرتبہ ہے کسی بشر کے جینے یا مرنے سے اس کے اجرا یا انقطاع کو کیا تعلق۔ لہٰذا "بعدی" میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی عُمر کے بعد کا زمانہ ہی لینا پڑے گا۔ اور یہی صحیح ہے۔ کیونکہ حضورؐ کی رسالت کے بعد کوئی اور رسالت نہ ہوگی۔ بلکہ اس کے بعد قیامت ہے۔

باغ فدک کا قضیّہ

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وُہ حیثیتوں کے فرق کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ کیونکہ اس سے کئی سوال حل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً باغ فدک کا قضیّہ ہے۔ اس کا بھی میرے نزدیک یہی حل ہے۔ کہ اگر وہ باغ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس محمدؐ (بن عبد اللہ) صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کی حیثیت سے تھا۔ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملنا چاہیئے تھا۔ اور اگر حضورؐ بحیثیت اللہ کے رسول ہونے کے اس کے مالک تھے۔ تو رسول کی بیٹی خلافت اور امت ہوتی ہے۔ اس لئے بوساطت خلیفہ وُہ باغ امت کی میراث ٹھہرا۔ لانبی بعدی کا معاملہ بھی اسی طرح کا ہے۔

ظل اپنے اصل سے جدا نہیں ہوتا۔

انا سمعنا کتاباً انزل من بعد موسٰے۔ اور ومن قبلہ کتاب موسٰی اماماً ورحمۃ میں من بعد اور من قبل کو اس رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ گویا حضرت موسٰے علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ اس عرصہ میں کئی مستقل نبی ہُوئے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ وُہ حضرت موسٰے علیہ السلام کی شریعت کے ناسخ نہ تھے۔ بلکہ تابع تھے۔ پس جبکہ مستقل انبیاء کا وجود "بعدیت" کا بیان کرتے وقت بالکل نظر انداز کیا جا سکتا ہے تو لا نبی بعدی میں اگر اُن انبیاء کا ذکر کرنا نظر انداز تسلیم کر لیا جائے۔ جن کی نبوتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسط اور فیض سے ہونگی۔ اور جو حضورؐ کے بروز اور امتی ہوں گے۔ جن کا وِرد یہ ہوگا۔ ع

لیس فی جبتی الا انوار اشعتہ

اور جن کا نعرہ یہ ہوگا۔ ؎

وُہ ہے میں چیز کیا ہُوں بس فیصلہ یہی ہے

تو کونسی دِقت دامنگیر ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سر اقبال کی غلطی

اس قدر وضاحت کے بعد مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر سر اقبال۔ اور ان کے ساتھیوں کو ان کی غلطی کا صحیح اندازہ ہو جائے گا۔ کہ وُہ اس قدر کثیر اور مختلف معانی کی محتمل احادیث کی آڑ لے کر کیونکر حق رکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی قطعی نص پر ایمان رکھنے والوں کو تاویلات رکیکہ اور منطقی الجھنوں کے لئے [illegible] قرار دیں۔ کیا سر موصوف احمدیوں کی تصویر کھینچتے وقت آئینے میں اپنی شکل تو نہیں دیکھ رہے تھے۔ اگر احمدیت کے مخالفین دیانتداری سے مخالفت کرتے ہیں۔ تو ان کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ یا تو آیت خاتم النبیین میں مختلف اور متضاد معانی کا احتمال ثابت کریں۔ یا "لا نبی بعدی" کو تمام احتمالات سے پاک ثابت کریں۔ ورنہ ہر سمجھدار انسان یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہے گا۔ کہ وُہ اعتراضات میں دیانت وامانت اور راستی کا قطعاً پاس نہیں کرتے۔

پانچ مفہوم جن کی جماعت احمدیہ قائل ہے

حدیث لانبی بعدی اور آخر الانبیاء کو آیت خاتم النبیین کی صریح نص کے ماتحت کرنے سے ان دونوں احادیث سے مندرجہ ذیل مفہوم نکلتے ہیں:۔

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ساری دُنیا کے لئے تھی۔ اس لئے حضورؐ کے مبعُوث ہونے کے بعد کسی دوسرے علاقہ میں کوئی اور نبی مبعُوث نہ ہوگا۔ (پہلے زمانہ میں ایک ہی وقت میں مختلف ملکوں میں مختلف نبی ہوتے تھے)

(۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصی زندگی میں کسی نبی کی بطور وزیر مبعوث ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ (جیسا کہ حضرت ہارون ؑ۔ اور حضرت موسٰے علیہ السلام کا تعلق تھا)

(۳) اذا ھلک نبیٌ خلفہ نبی کے مطابق بنی اسرائیل میں ایک نبی کے مرنے کے معاً بعد دوسرا نبی ہو سکتا تھا لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاً بعد کسی نبی کی ضرورت نہ تھی۔

(۴) حضورؐ کے بعد مستقل نبوّت یعنی براہ راست نبوّت کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ حضورؐ خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے اب نبوت بروزِ کامل کے لئے مختص ہے۔

(۵) حضورؐ کی شریعت منسُوخ نہ ہوگی قیامت تک یہی شریعت ہے۔

جماعت احمدیہ ان پانچوں باتوں کی قائل ہے۔ پس ان عقائد کے ماننے والوں کو خارج از اسلام قرار دینا اپنی علمی بے مائگی کا ثبوت مہیا کرنا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

خاکسار محمد حسین خان از سکھر

*ہم یعنی امرتسر میں خود ساختہ نام نہاد کانفرنس کا اعلان کرتے ہیں دنیا جانتی ہے۔ کہ امرتسر میں اس مرحوم جماعت کا کیا وقار۔ چند کرایہ کے ٹٹو [illegible] ان کے وقار کا مدار ہے۔ ہم عنقریب [illegible]

احرار سے خبردار

احرار سے مسلمانان امرتسر کو از سرِ نو تعارف کرانے کے لئے حسب ذیل اشتہار ایک مقامی انجمن کے ذمہ دار کارکن نے شائع کیا ہے:۔

برادرانِ اسلام! آج فرصتِ اول میں مندرجہ ذیل حقائق پر غور فرما کر آج کل کے بھیڑ نما بھیڑیوں سے نجات پائیے۔

آپ کو علم ہے۔ کہ پنجاب میں چند نام نہاد قوم پرستوں نے ایک ٹولی بنا رکھی ہے جس کا کام مختلف ذرائع سے روپیہ جمع کرنا۔ اور اپنے لئے سامانِ عیش وطرب مہیا کرنا ہے۔ اس اسلام کش جماعت کو "مجلس احرار اسلام" کہتے ہیں۔ گزشتہ پندرہ بیس برس میں اس ٹولی نے جس طرح گرگٹ والے رنگ بدلے ہیں۔ ان کا نقشہ آپ کے سامنے ہے۔ خلافت فنڈ۔ سمرنا فنڈ۔ کانگرس فنڈ وغیرہ سے شکم پُری کرنے کے بعد اس ٹولی نے کئی رنگ بدلے۔ نہرو رپورٹ میں ہندوؤں کی حمایت۔ کشمیر ایجی ٹیشن میں مسلمانوں کے خون سے اپنے قصرِ اقتدار کو دلفریب بنانا تحریک الور۔ تحریک کپورتھلہ وغیرہ میں اغیار کے ہاتھ پختہ کرنا اسی ایک ٹولی کے زریں کارنامے ہیں۔ جب ان تحریکوں کی آمد سے بھی ان کا تنور شکم نہ بھر سکا۔ تو اسلام ورسالت کی پناہ میں تبلیغی چولہ پہن کر قادیان کا رُخ کیا۔ چنانچہ قادیان کانفرنس میں بھولے بھالے مسلمانوں سے ہزارہا روپیہ بٹورا۔ اب جب ان کی جیبیں پُر ہو گئیں۔ تو ان کو حصُول مناصب عالیہ کا خیال آیا۔ اور اکثر نے اپنے دوستوں کے متعلق وزارتوں کے خواب ناصواب دیکھنے شروع کئے۔ چنانچہ انہی امیدوں کے پیش نظر انہوں نے مسجد شہید گنج کے اہم ترین مسئلہ میں مسلمانوں سے غداری کی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عامۃ المسلمین نے ان کو بہت بُری طرح ٹھکرایا۔ تمام بیرون پنجاب وپنجاب میں انہیں ایک کوڑی کو نہیں پوچھا جاتا۔ نام نہاد کانفرنسیں غیر معروف دیہاتوں اور قصبوں میں کرتے ہیں۔ جن کا خاک اثر نہیں ہوتا۔ اب تمام پنجاب میں جب درگت بنی۔ تو انہی جائے پیدائش

* رازہائے درون پردہ کا انکشاف کریں گے۔ تاکہ عوام الناس ان کے دجالانہ پروپیگنڈا سے بچ سکیں۔ [illegible]
[illegible] سکرٹری تحفظ اردو [illegible]

جزیرہ جاوا میں تبلیغ احمدیت

جاوا کے احمدیوں میں اخلاص اور دین کی محبت

ایک احمدی مجاہد کے قلم سے

آج سے تقریباً چھ سال پیشتر جزیرہ جاوا میں کوئی احمدی نہیں تھا۔ اس وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل جماعت احمدیہ کی طرف سے جاوا میں پہلے مبلغ کی حیثیت سے تشریف لائے۔ پیشتر اس کے کہ میں کچھ اور لکھوں۔ ہمیں اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرنا چاہئیے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اسوقت جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائی۔ کہ اسکے بچے دین کی تبلیغ کرے

مخالفت کے باوجود کامیابی

مولوی رحمت علی صاحب کی اڑھائی سال کی لگاتار تبلیغی سعی اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اب سے تین سال پہلے جاوا مختلف شہروں مثلاً بٹاویہ۔ بوگر۔ گیرٹلانہ وغیرہ کے منظم احمدی جماعتیں قائم ہوگئیں۔ مخالفت کا یہاں پر بھی ویسا ہی حال ہے۔ جیسا کہ ہندوستان میں۔ یہاں پر بھی لوگوں نے مولوی صاحب موصوف پر حملے کئے گالیاں دیں۔ اور ہر طرح سے دکھ دینے کی کوششیں کیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کے متعلق نہایت ناپسندیدہ طریقہ سے تحریر اور تقریر سے مخالفت شروع کردی۔ اور لوگوں کو اس دھوکہ میں ڈال دیا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو برحق نہیں مانتے۔ اور اپنے آپ کو (نعوذ باللہ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل اور علیحدہ نبی کہتے ہیں۔ مگر اس نے محض اپنے فضل سے مولوی صاحب کو یہ توفیق عطا فرمائی۔ کہ غیر احمدیوں کی کوششوں کے مقابلہ میں لوگوں کے قلوب کو احمدیت کی طرف مائل کردیا۔ یہاں کے مسلمان کہلانے والے علماء میں کبھی اتنی جرأت نہ ہوئی۔ کہ عیسائی مشنریوں کے مقابلہ میں ایک لیکچر یا ان سے ایک مباحثہ ہی کرتے۔ جاوا میں جناب مولوی صاحب ہی پہلے شخص ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے عیسائیوں سے کئی مناظرے کئے۔ اور مسلمانوں کو عیسائیت سے آگاہ کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور صداقت کا پیغام پہونچایا:

جاوا کے احمدیوں میں اخلاص

اب میں جماعت ہائے احمدیہ جاوا کے موجودہ حالات۔ اخلاص اور مصروفیات کے متعلق کچھ تحریر کرتا ہوں جس وقت میں ان لوگوں میں محبت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عشق تبلیغ دیکھتا ہوں۔ تو خوشی کے مارے میری آنکھوں سے آنسو نکلتے ہیں۔ یہاں کے باشندے گو نسلاً مسلمان ہیں۔ مگر انہیں یہ معلوم نہیں کہ نماز کیا ہے۔ اور احکام شریعت کیا ہیں۔ مگر احمدیت نے اس قسم کے لوگوں میں اتنا تغیر پیدا کردیا ہے کہ یہاں کے احمدیوں کی مصروفیات زندگی کا بڑا مقصد تبلیغ اسلام ہے۔ اور احمدیت نے ان کی قلبی کیفیتوں کو بدل دیا ہے۔ اب کسی احمدی سے پوچھیں کہ آپ کی کیا خواہش ہے۔ تو اس کا پہلا جواب یہی ہوگا۔ کہ میں قادیان جانا چاہتا ہوں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ذکر نہایت محبت اور اخلاص سے سنتے ہیں۔ اور اس میں اس قدر لذت محسوس کرتے ہیں۔ کہ آپ سناتے سناتے تھک جائیں۔ مگر وہ یہی کہیں گے۔ کہ اور سنائیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے حالات سننے کے از حد شائق ہیں۔ میں جس وقت سنگاپور سے جہاز پر سوار ہوا۔ تو میں نے مولوی صاحب کی خدمت میں اطلاعاً تار ارسال کردیا۔ جب میں بندرگاہ بٹاویہ پر پہنچا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ جناب مولوی صاحب کے ہمراہ ۳۰ اور احمدی تشریف لائے ہوئے ہیں پھر جب میں دفتر انجمن احمدیہ میں پہونچا۔ وہاں تقریباً ۱۵۰ کے قریب احمدی مرد اور عورتیں جمع تھیں۔ انہوں نے ایڈریس پڑھا۔ اسوقت چونکہ مجھے ملائی زبان نہیں آتی تھی۔ اس لئے انگریزی میں جواب دیا۔ وہ بلڈنگ جس میں دفتر انجمن احمدیہ ہے۔ تیس ہزار کے قریب روپیہ کی ایک نہایت عالیشان عمارت ہے۔ ہال میں تقریباً تین صد سے زیادہ کرسیوں کی گنجائش ہے۔ اور اس بلڈنگ میں جماعت احمدیہ انڈونیسیا کا دفتر اور رسالہ "سنار اسلام" کا دفتر ہے۔ اس کے علاوہ اس میں (۱) مسٹر محی الدین صاحب (انسپکٹر آف سکولز) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈچ ایسٹ انڈیز (انڈونیسیا) (۲) مسٹر کرتا آتما جا صاحب۔ ایڈیٹر رسالہ سنار اسلام اور سکرٹری تبلیغ (۳) مسٹر سماڈی صاحب سکرٹری مال (۴) مسٹر شگاف صاحب مینجر رسالہ سنار اسلام (۵) جناب مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل رہتے ہیں۔

ہر ہفتہ اور بدھ وار کی رات ہال بٹاویہ میں باقاعدہ لیکچر ہوتے ہیں۔ لیکچروں کے اوقات ۹ بجے سے بارہ بجے رات تک ہیں۔ عام حاضری سو سے زیادہ ہوتی ہے۔ ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک ایک لیکچر کسی خاص مضمون کے متعلق ہوتا ہے پھر گیارہ بجے سے بارہ بجے تک ایک گھنٹہ اعتراضات اور ان کے جواب دیئے جاتے ہیں بدھ اور ہفتہ کی رات کو چھوڑ کر باقی راتوں میں تقریباً ۱۵ آدمی ایسے ہیں۔ جو کہ شہر کے مختلف حصوں میں جاکر باقاعدہ طور پر لیکچر دیتے اور تبلیغ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر احمدی بھی حتی الوسع باقاعدہ تبلیغ کو جاتے ہیں۔ اس وقت بٹاویہ میں تقریباً ۳۰۰ کے قریب احمدی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ لوگ جو کہ احمدی سمجھے جاتے ہیں۔ مگر ان کے نام انجمن میں نہیں لکھے ہوئے۔ وہ بہت زیادہ ہیں:

تعلیم و تربیت

ہفتہ میں دو دن عورتوں کو جنکی تعداد تقریباً ۲۰ ہے۔ باقاعدہ ترجمہ قرآن شریف پڑھایا جاتا ہے اور دو دن مردوں کے لئے ہیں۔ کئی مردوں نے باقاعدہ قرآن شریف کا ترجمہ پڑھنا شروع کیا ہوا ہے۔ اور ایک دن ان کے لئے جو کچھ عربی جانتے ہیں عربی گرامر کی تعلیم دی جاتی ہے۔ تعلیم کا سارا کام مولوی صاحب خود کرتے ہیں۔ یہاں کی جماعت اپنی نئی مسجد بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس وقت ۱۰۷ گلڈر یعنی ۲۰۰ روپیہ انڈین جمع ہوچکا ہے۔ تربیت و تعلیم کے لئے علیحدہ کمیٹی ہے۔ اس کمیٹی کا ہفتہ وار اجلاس ہوتا ہے۔ ایک اجلاس مہینہ وار ہوتا ہے۔ یہاں کے ہر احمدی کے گھر فریم میں دو چیزیں آویزاں ہیں (۱) اعتقاد احمدیہ۔ (۲) شرائط بیعت۔ اور وہ ہر روز ایک بار اُسے ضرور پڑھتے ہیں:

دیگر احمدی جماعتیں

یہ حالات صرف جماعت بٹاویہ کے ہیں۔ وہ جماعتیں جو کہ اسی طرح خود اپنے اخراجات برداشت کرتی۔ اور باقاعدہ تبلیغی جلسے کرتی ہیں۔ وہ تقریباً چھ شہروں میں ہیں۔ بٹاویا۔ بوگر گاروت۔ چیو۔ پاس ثلاثہ اور پھر ان جماعتوں کی چھوٹی چھوٹی شاخیں ہیں۔ گاروت میں ایک مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ان کا اسم شریف محمد طیب صاحب ہے۔ اور ایک صاحب چیو کی جماعت میں مبلغ کا کام کر رہے ہیں۔ ان کا اسم شریف احمد سربڈ ہے۔

بوگر کی جماعت احمدیہ

اس وقت تک میں بوگر کی جماعت بھی دیکھ چکا ہوں۔ یہاں پر تقریباً ۱۲۵ کے قریب احمدی ہیں بچوں کو چھوڑ کر۔ بوگر کی جماعت کے پریذیڈنٹ مسٹر ہدائت ہیں۔ اور سکرٹری مسٹر مجید۔ بوگر کی جماعت نے بھی بٹاویہ کی طرح ایک عمارت کرایہ پر لی ہوئی ہے۔ یہاں اور دیگر سب جماعتوں میں وہی طریق کار ہے۔ جو کہ میں بٹاویہ کی جماعت کے حالات میں عرض کرچکا ہوں۔ جس دن میں قادیان سے بٹاویہ آیا۔ اس دن صرف اس لئے کہ قادیان سے ایک احمدی آیا ہے۔ بوگر کی

ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ میں پولیس کی احرار نوازی

حکام بالا سے فوری توجہ مبذول کرنے کی درخواست

یوں تو ایک مدت سے ڈسکہ میں مجلس احرار کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ لیکن گذشتہ چند ماہ سے بعض انتخابی مہموں کی وجہ سے احمدیوں کی مخالفت بڑے زور شور سے کی جا رہی ہے۔ احرار تبلیغ کانفرنس بھی اسی مقصد کے لئے کی گئی تھی۔ اور اس میں احمدیت کے خلاف حسب دستور نہایت ہی فحش کلامی اور دریدہ دہنی سے کام لے کر منافرت انگیزی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ فیض الحسن آلو مہاری نے تو ایک تقریر میں یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اگر کوئی احمدی ہماری جلسہ گاہ میں آئے۔ تو اسے قتل کر دو۔ نیز ہر اجلاس کے اختتام پر حاضرین سے قسمیں لی جاتی رہیں کہ احمدیوں کو ووٹ نہ دیں۔

امسال ڈسکہ ٹاؤن کمیٹی کے انتخاب میں احراریوں نے ڈسکہ کلاں سے اپنے تین امیدوار کھڑے کئے۔ جن میں سے دو ناکام اور ایک کامیاب ہوا۔ افضل علی احراری کو فقط ۳۲ ووٹ ملے اور دوسرا بری طرح ناکام ہوا۔ چونکہ چوہدری شکر اللہ خان صاحب کے وارڈ میں تمام آبادی احراری ہے اور یہ لوگ ووٹ نہ دینے کی قسمیں کھا چکے تھے۔ اس وجہ سے ان کی کامیابی شروع سے ہی مشکل تھی۔ ان کے متعلق تو فیض الحسن نے یہاں تک کہہ دیا تھا اگر وہ پانچ ووٹ بھی لے جائیں۔ تو میں سمجھ لونگا۔ کہ احراری نمائندہ ہار گیا۔ لیکن باوجود اتنی مخالفت کے انہوں نے ۱۰۳ ووٹ حاصل کئے۔ اور اگر مقامی سب انسپکٹر پولیس تھانہ میں بلا کر ووٹروں کو احراری امیدوار کو ووٹ دینے کی تلقین نہ کرتا اور پولنگ سٹیشن میں تمام پولیس علی الاعلان احراری امیدوار کی حمایت نہ کرتی تو کوئی وجہ نہ تھی کہ چوہدری صاحب کامیاب نہ ہو جاتے۔ موجودہ تھانیدار صاحب شروع سے ہی احرار نوازی میں مصروف ہیں۔ ہم سر دست زیادہ تفصیلات میں نہیں جانا چاہتے۔ اور صرف چند باتیں پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور سب انسپکٹر کے ناجائز رویہ پر نہایت پر زور صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے حکام بالا سے درخواست کرتے ہیں کہ اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور موجودہ سب انسپکٹر کو ڈسکہ سے تبدیل کر دیں۔

اس تھانہ میں ایک سپاہی تصدق حسین ہے۔ جو ہر وقت احمدیوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں مصروف رہتا ہے۔ وہ اخبار "مجاہد" ہاتھ میں پکڑ کر تمام دن ڈسکہ کی گلیوں اور بازاروں میں چکر کاٹتا پھرتا ہے۔ اور جو فحش اور بازاری مضامین اس گندگی کو ٹ میں شائع ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کو سناتا ہے۔

نیز باہر سے احراری ملاؤں کو بلا کر جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت دلآزار تقریریں کراتا ہے ۲۷ اپریل کی شب کو فیض الحسن آلو مہاری نے ڈسکہ کلاں میں احمدیت کے خلاف نہایت دل آزار اور منافرت انگیز تقریر کی۔ جس میں اس نے کہا "مسلمانو! اپنی تلواریں خوب تیز کر لو اور تمام مرزائیوں کے سر کاٹ کر رکھ دو بموقعہ پر حکومت کے خلاف بھی خوب زور شور سے تلوار چلاؤ" اس تقریر کے وقت تھانیدار اور تصدق حسین موجود تھے۔ یہی نہیں بلکہ آئے دن نہایت ہی دلآزار تقریریں کی جاتی ہیں۔ جن میں احمدیوں کو گردن زدنی اور واجب القتل قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن امید نہیں۔ کہ پولیس نے کبھی ان قابل اعتراض باتوں کو حکام بالا تک پہنچایا ہو۔ اور نہ کبھی خود روکا ہے۔

ڈسکہ ٹاؤن کمیٹی کے انتخاب کے دوران میں پولیس نے جن جانبدارانہ سرگرمیوں کا مظاہرہ کیا۔ وہ نہایت حیرت انگیز ہیں۔ ہمارے آدمیوں کو پولنگ سٹیشن کی چاردیواری کے قریب بھی پھٹکنے نہیں دیا جاتا تھا۔ اور ڈیوڑھ ڈیوڑھ کوڑی کی حیثیت کے احراری والنٹیر زائد جا جا کر لوگوں سے کہتے پھرتے تھے کہ خبردار ووٹ ہمارے نمائندہ کو دینا۔ چاردیواری کے ارد گرد بھی تمام احراری لاٹھیوں سے مسلح کھڑے تھے۔ اور سرودہ کے گرد چیلوں اور گدھوں کی طرح منڈلا رہے تھے۔ اگر کوئی ووٹر ہماری جانب سے داخل ہونا چاہتا تو یہ لوگ اسے پکڑ کر لے جاتے اور ایک مکان میں بند کر دیتے۔ باوجودیکہ ہم نے متعدد بار پولیس کو اس طرف توجہ دلائی۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ محمد شفیع صاحب سیکرٹری نیشنل لیگ نے جب اس قسم کی حرکت کی طرف توجہ دلائی تو ایک کانسٹیبل نے ان پر لاٹھی سے حملہ کرنا چاہا۔ لیکن بعض معززین نے درمیان میں آکر بچا لیا۔ میاں خیر الدین صاحب زرگر سکنہ براہ ایک سپاہی نے غیر شریفانہ برتاؤ کر کے ان کی سخت بے عزتی کی۔

ذمہ دار حکام کو چاہئیے۔ کہ وہ اپنی غیر جانبدارانہ روش سے پبلک کے مختلف طبقات کی شکایات کا ازالہ کر کے امن وامان سے زندگی بسر کرنے کا انتظام کریں۔ اور ڈسکہ کے عملہ پولیس میں مناسب تغیر وتبدل کر دیں۔ ورنہ اگر موجودہ عملہ کی جانبدارانہ اور تعصب آمیز کارروائی کو چندے اسی طرح جاری رہنے دیا گیا۔ تو احمدیوں کو جان ومال کے نقصان کا سخت خطرہ ہے۔ (نامہ نگار)

ڈسکہ کی احرار کانفرنس میں کیا ہوا

روزانہ اخبار "ہند" لکھتا ہے۔ "پچھلے دنوں ڈسکہ میں احرار تبلیغ کانفرنس ہوئی تھی۔ نام تو تبلیغ کانفرنس تھا۔ مگر دراصل تمام کارروائی چوہدری ظفر اللہ خان ایگزیکٹو ممبر حکومت ہند کے بھائی کے مقابلہ میں ایک صاحب فیض الحسن کی امداد کرنا تھا۔ جو اگلی کونسل میں بطور امیدوار کھڑا ہوگا۔ تمام کارروائی میں ہندو اور سکھ بھی بکثرت شامل ہوئے تھے۔ پولیس اور دوسرے آفیسر بھی انتظامیہ کارروائی کے لئے شامل ہوتے تھے۔ اگر ایک لفظ میں کارروائی کو بند کیا جائے۔ تو کہنا پڑے گا۔ کہ مرزائی فرقہ کے برخلاف تمام کانفرنس تھی۔ چنانچہ مرزا غلام احمد آنجہانی پر بھی گندے گندے حملے کئے گئے۔ چنانچہ کہا گیا۔ کہ

. . . .

جلوس والنٹیروں کا زیادہ سے زیادہ دو صد آدمیوں کا ہوگا۔ مگر مجاہد میں بارہ ہزار لکھا گیا۔ ایک مرزائی جلسہ میں گیا۔ تو اسے مار مار کر باہر نکال دیا۔ عطاقہ کا کوئی مسلمان معزز کانفرنس میں نظر نہیں آتا تھا۔ البتہ گاؤں کے معمولی مسلمان تقریباً پانچ چھ ہزار کانفرنس میں شامل ہوتے تھے۔ مسٹر فیض الحسن نے حاضرین سے درخواست کی۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان کو ووٹ مت دیں بلکہ مجھ کو دیں۔ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ وہ مرزائیوں سے ہرگز کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ حتیٰ کہ ان کے جلسہ میں بھی شامل نہ ہوں۔ چنانچہ مسلمان حاضرین کو کہا گیا۔ کہ کلمہ پڑھ کر کہو۔ کہ ہم احمدیوں سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھیں گے۔ چوہدری ظفر اللہ خان اور ان کے بھائی چوہدری شکر اللہ خان کے برخلاف بھی بہت کچھ کہا گیا۔

احرار کو لدھیانہ میں تیسری شکست

لدھیانہ یکم مئی۔ میونسپل الیکشن میں احراری ٹولہ نے اس وقت تک "احمدیت" سے ٹکر کھا کر دو مرتبہ شکست کھائی ہے۔ آج بھی مسلم حلقہ کی طرف سے وارڈ نمبر ۲ کی طرف سے تین امیدوار تھے۔ آغا محمد یوسف صاحب۔ سید یٰسین شاہ اور ضیغم حسین صاحب۔ سید یٰسین شاہ بہت مدت سے میونسپل کمشنر چلے آرہے تھے۔ جبکہ احمدیوں کے خطرناک دشمن تھے اب کی مرتبہ احمدی احباب آغا ضیغم حسین خانصاحب کی طرف تھے۔ جو ایک شریف انسان ہیں۔ اور باوجود دیکھنے پہلے دونو امیدواروں نے ضیغم حسین صاحب کے بالمقابل آپس میں سمجھوتہ کر لیا۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے احمدیت کے شدید دشمن کو جو پہلا سال سے ...

پنجاب کی اتحاد پارٹی کے ارکان کی شاندار ملکی اور قومی خدمات

(از خان بہادر مشتاق احمد صاحب گورمانی رکن پنجاب کونسل)

(۲)

تیرہ سالہ کام پر مختصر تبصرہ

یہاں اس بات کا تذکرہ بے جا نہ ہوگا۔ کہ میاں سر فضل حسین اور ان کی قائم کردہ پارٹی کو ان مقاصد کے حصول میں اپنی ۱۳ سالہ زندگی کے اندر کس حد تک کامیابی ہوئی۔

(۱) اس پارٹی کی تعمیری کوشش اور متعاون رویہ نے برطانوی حکومت پر کافی حد تک واضح کر دیا۔ کہ ہندوستانی اپنے معاملات کو سنبھالنے اور حکومت خود اختیاری کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اس پارٹی کے ممتاز اراکین نے وزارتوں۔ صوبجاتی اور مرکزی ایگزیکٹو کونسل کی ممبریوں اور گورنری کے عہدہ ہائے جلیلہ پر فائز ہو کر یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہندوستانی تدبر اور قابلیت میں اپنے غیر ملکی معاصرین سے کسی حالت میں کم نہیں ہیں۔

(۲) اس پارٹی کے نمائندے ہندوستان کے سیاسی حقوق کی طلب میں ملک کی کسی اور جماعت سے کبھی پیچھے نہیں رہے۔ چنانچہ گزشتہ گول میز کانفرنس میں اس پارٹی کے نمائندہ نے نہایت آزادانہ طور پر اور زوردار الفاظ میں ہندوستان کے لئے درجہ نوآبادیات اور صوبوں کیلئے خود مختارانہ طرز حکومت طلب کی۔

(۳) ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں میں اصلاحات کا سہرا اسی پارٹی اور اس کے بانی کے سر پر ہے۔ ان اداروں میں سرکاری عنصر کم کر کے غیر سرکاری اور منتخبہ عناصر بڑھائے گئے۔ تاکہ ان اداروں میں عوام الناس کی خواہشات اور ضروریات کا احترام ہو سکے۔ تقریباً تمام میونسپل کمیٹیوں میں سرکاری پریذیڈنٹ کی بجائے غیر سرکاری منتخبہ پریذیڈنٹ مقرر کئے گئے۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کو غیر سرکاری پریذیڈنٹ منتخب کرنیکا اختیار دیا گیا۔ متعدد سمال ٹاؤن کمیٹیاں قائم کی گئیں تاکہ جن مقامات پر پہلے حکومت خود اختیاری کے ادارات موجود نہ تھے۔ وہاں کے باشندے بھی حکومت خود اختیاری اور اہم معاملات کی انجام دہی کے کام میں مہارت پیدا کر سکیں۔ دیہات میں پنچایتیں قائم کی گئیں۔ تاکہ دیہاتی آبادی میں اپنے معاملات کا خود تصفیہ کرنیکی عادت اور ذمہ دارانہ حکومت کی اہلیت پیدا ہو سکے۔ اور مقدمہ بازی کی عادت اور مصارف سے انہیں نجات حاصل ہو۔

(۴) نیشنل یونینسٹ پارٹی نے کونسل میں مطالبہ کر کے ایک کمیٹی نظم و نسق حکومت کے مصارف میں تخفیف کی تدابیر سوچنے کے لئے مقرر کرائی اس کمیٹی نے تحقیقات کے بعد جو تجاویز پیش کیں ان پر عمل کرنے سے دو کروڑ روپے سالانہ کی بچت ہو سکتی تھی۔ لیکن یہ امر قابل افسوس ہے۔ کہ حکومت نے ان تجاویز کو مکمل طور پر عملی جامہ نہ پہنایا۔ اور کمیٹی کی محنت کا پورا فائدہ حاصل نہ ہوا۔

(۵) یہ پارٹی رشوت ستانی کے انسداد اور جیل خانہ جات اور پولیس کے محکموں میں اصلاح کیلئے پے در پے مطالبہ کرتی رہی ہے۔ اس پارٹی کی طرف سے کونسل میں ایک قرارداد پیش کی گئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ بددیانت اہلکاروں کے خلاف جو تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ ان کی تفصیل ہر سال کونسل میں پیش کی جایا کرے۔ چنانچہ یہ بیان اب باقاعدہ ہر سال کونسل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور حکومت کی توجہ اس ضروری مسئلے کی طرف منعطف ہوتی رہتی ہے۔

(۶) اصلاح دیہات نیشنل یونینسٹ پارٹی اور اس کے قائد میاں سر فضل حسین نے ہندوستان بھر میں سب سے پہلے اصلاح دیہات کی طرف عملی قدم اٹھایا موجودہ اصلاحات کے نفاذ سے قبل دیہاتی علاقے اور آبادی کس مپرسی کی حالت میں تھے۔ صوبے کی تقریباً تمام آمدنی اس حصۂ آبادی کے گاڑھے پسینہ کی کمائی سے حاصل کی جاتی تھی۔ لیکن جہاں اخراجات کا سوال آتا تھا۔ حکومت کی تمام تر توجہ اور منفعت بخش تدابیر شہروں اور شہری آبادی تک محدود رہتی تھیں۔ تعلیمی ادارے تھے تو شہروں میں۔ ہسپتال تھے تو شہروں میں۔ حفظان صحت کا کام تھا تو شہروں تک محدود۔ میاں سر فضل حسین نے جب پہلے پہل وزارت کا قلمدان سنبھالا۔ تو انہوں نے دیہات کی جانب توجہ کی۔ اس پانچ دریاؤں کی سرزمین کو اگر دیہاتی صوبہ کہا جائے۔ تو زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ اس کی آبادی کا تقریباً ۸۰ فیصدی حصہ دیہاتی آبادی پر مشتمل ہے لیکن بدقسمتی سے اس کثیر حصۂ آبادی کی طرف نہ تو حکومت کی توجہ منعطف ہوئی تھی۔ اور نہ ہی ملک کی سیاسی جماعتوں نے ان بے زبانوں کی بہتری اور اصلاح کی طرف توجہ کی۔ میں بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ میاں سر فضل حسین اور انکی پارٹی ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ حکومت اور سیاسی جماعتوں کی ذہنیت میں انقلاب انگیز تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اور آج ہر جگہ اصلاح دیہات اور کسانوں کی امداد کا راگ الاپا جا رہا ہے۔

اصلاح دیہات کا کام

اصلاح دیہات کے متعلق اس پارٹی نے جو عملی تدابیر اختیار کیں۔ اور ان سے جو نتائج برآمد ہوئے ان کا مختصر سا تذکرہ بے محل نہ ہوگا۔

تعلیم:۔ اصلاح کے سلسلہ میں سب سے پہلی اور ضروری چیز تعلیم ہے۔ اور اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے سب سے پہلی کوشش جو میاں سر فضل حسین اور ان کی پارٹی نے اصلاح دیہات کے سلسلے میں کی۔ وہ تعلیم کا عام کرنا تھا۔ ۱۹۲۱ء میں پنجاب کے اندر حکومت کے زیر اہتمام حسب ذیل تعلیمی ادارے موجود تھے۔

(۱) آرٹ کالج = ۳ (۲) میڈیکل کالج = ۱

(۳) ایگریکلچرل کالج = ۱ (۴) ویٹرنری کالج = ۱

(۵) ہائی سکول = ۴۰ (۶) مڈل سکول ۶۷۶

(۷) پرائمری سکول = ۴۶۰۲۔ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے صرف تین انگریزی سکول۔ دو انگریزی مڈل سکول۔ ایک ورنیکر مڈل سکول اور ۵۷۹ پرائمری سکول تھے۔ ان تعلیمی اداروں میں ۲۸۳،۸۵۰ لڑکے اور ۶۳،۵۸۱ لڑکیاں تعلیم پاتی تھیں دیہاتی علاقہ میں کوئی کالج نہ تھا۔ اور ہائی سکول کا اکثر حصہ بھی شہروں میں تھا۔ اس لئے دیہات کی مفلس آبادی ان سے فائدہ اٹھانے کے قابل نہیں تھی۔ میاں سر فضل حسین نے تعلیم کی وسعت کا جو پروگرام مرتب کیا۔ اس میں ہر ضلع کے صدر مقام پر ایک انٹرمیڈیٹ کالج ہر تحصیل میں ایک ہائی سکول اور دیہات میں دس میل کے قطر کے اندر ایک مڈل سکول ۶ میل کے قطر کے اندر ایک لوئر مڈل سکول اور ۲ میل کے قطر کے اندر ایک پرائمری سکول کے کھولنے کی تجویز کی گئی۔ بالغوں کی تعلیم کے لئے نائٹ سکول کھولنے اور رضامندانہ لازمی تعلیم کی ترویج کرنے کی تجویز کی گئی۔ لازمی پرائمری تعلیم کے لئے قانون بنایا گیا۔ ملک میں اقتصادی کساد بازاری کی وجہ سے فنانس ڈیپارٹمنٹ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جس قدر روپیہ مطلوب تھا۔ نہ دے سکا۔ بایں ہمہ حسب ذیل اعداد و شمار سے واضح ہو جائیگا۔ کہ تعلیمی اداروں میں کس حد تک ترقی ہوئی ۱۹۳۴ء میں تعلیمی اداروں اور طلبا کی تعداد حسب ذیل تھی ڈگری کالج ۔ ۵ ۔ انٹرمیڈیٹ و دوم درجہ کے کالج = ۱۹۔ دیہاتی علاقے میں ہائی سکولوں کی تعداد = ۱۱۵ و مڈل سکول = ۳۱۰۶ و پرائمری سکول تقریباً ۵۰۰۰ و نارمل و ٹریننگ سکول ۳ صنعت و حرفت زراعت اور دیگر پیشہ وری مدرسوں کی تعداد تقریباً ۲۰۰ ہے۔ ان تعلیمی اداروں میں ۹۸۷،۷۹،۱۵ لڑکے اور ۲،۰۰،۸۷۵ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں مسلمان آبادی کا بیشتر حصہ دیہات میں آباد ہے۔ دیہاتی علاقوں میں تعلیم کا معقول انتظام نہ ہونیکی وجہ سے یہ قوم تعلیمی لحاظ سے پسماندہ تھی۔ تعلیمی سہولتیں ملنے پر مسلمان قوم میں تعلیم کا شوق پیدا ہوا۔ اور اس قوم میں تعلیم یافتہ آدمیوں کی تعداد میں ترقی ہوئی جس کا لازمی نتیجہ سیاسی بیداری اور سیاسی حقوق کی طلب میں جدوجہد تھا۔ تعلیم یافتہ مسلمان ملازمتوں اور نظم و نسق سلطنت میں اپنے حقوق مانگنے لگے۔ اگر پسماندہ

طبقے کو سہولتیں بہم پہنچانے اور ان میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کا نام فرقہ داری اور فرقہ پرستی ہے۔ جس کا الزام میاں سر فضل حسین اور ان کی پارٹی کو دیا جاتا ہے تو مسٹر گاندھی پنڈت جواہر لعل نہرو و دیگر آزاد خیال سیاسی رہنما بھی اس الزام سے بری نہیں ہو سکتے۔

محکمہ حفظان صحت۔ اصلاحات کے نفاذ سے قبل حفظان صحت کا کام محکمہ طب کے سپرد تھا۔ اور حفظان صحت کے متعلق جد وجہد شہری رقبوں تک محدود تھی۔ صوبے کی کثیر تعداد دیہاتی آبادی کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے میاں سر فضل حسین نے ۱۹۲۳ء میں حفظان صحت کا علیحدہ محکمہ قائم کیا۔ اور ہر ایک ضلع کیلئے ایک ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ اور متعدد ڈسٹرکٹ انسپکٹر مقرر کئے گئے اس محکمہ نے چیچک ملیریا۔ پلیگ۔ ہیضہ۔ اور دیگر متعدی امراض کے انسداد کے لئے جد وجہد شروع کی۔ اور ان منفعت بخش تدابیر کا فائدہ اب دیہاتی آبادی کو بھی ملنے لگا ہے۔

محکمہ طب۔ نفاذ اصلاحات سے قبل ہسپتالوں اور شفاخانہ جات کی بہت کم تعداد دیہاتی علاقوں میں موجود تھی ۱۹۲۱ء میں شفاخانہ جات کی کل تعداد ۴۹۱ تھی۔ جو اس وقت ۷۰۰ سے کچھ اوپر ہے ۱۹۲۵ء میں میاں صاحب نے طبی امداد کی توسیع کے لئے جو پروگرام مرتب کیا۔ اس میں ہر تین لاکھ آبادی کیلئے ایک شفاخانہ کھولا جانا تجویز کیا گیا۔ اس وقت پنجاب میں ۳۴۶ دیہاتی ہسپتال موجود ہیں ۱۹۲۱ء میں ۱۶ لاکھ مریضوں کا سرکاری شفاخانہ جات میں مفت علاج ہوا۔ سال گذشتہ میں یہ تعداد پچاس لاکھ سے بھی متجاوز تھی۔ اس محکمہ میں حسب ذیل دیگر اصلاحات عمل میں لائی گئیں۔

(۱) دندان سازی کا کالج اور ہسپتال لاہور میں کھولا گیا۔ (۲) زچہ خوانی اور دائیوں کی تعلیم کے لئے لیڈی ولنگڈن ہسپتال کا قیام عمل میں لایا گیا۔ (۳) لیڈی ایچیسن (Lady Aitchison) ہسپتال کو پروونشلائیز (provincialize) کیا گیا۔ لیڈی ڈاکٹروں کی تعلیم کے لئے زنانہ میڈیکل سکول لدھیانہ کو ۔۔۔۰۰ روپیہ سالانہ کی امداد دی جانی منظور کی گئی (۴) غیر سرکاری اصحاب کی کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ جو سرکاری ہسپتالوں کا معائنہ کر کے مریضوں کی ضروریات اور آرام کی تجویز کریں۔ (۵) سنٹرل ۔۔۔ (Central ...) سینٹری بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

اصلاح دیہات کے سلسلے میں امداد باہمی کی انجمنیں۔ قرضہ کی سوسائیٹیاں۔ کفایت شعاری کی انجمنیں۔ زراعتی تجربہ کی فارم۔ عمدہ بیج مہیا کرنے کے لئے ڈیپو۔ چاہی آبپاشی کی ترقی کے لئے بورنگ کا محکمہ قائم کئے گئے مویشیوں کی افزائش نسل کے لئے زر امداد ڈسٹرکٹ بورڈوں کو دیا گیا دیہاتی علاقوں میں رسل و رسائل کی ترقی کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو روپیہ دیا گیا۔ ہر ضلع کے اندر اصلاح دیہات کی انجمنیں قائم کی گئیں۔ اور اصلاح دیہات کا کام منظم طریقے پر کرنے کے لئے ایک باقاعدہ پروگرام مرتب کرنے کے لئے ایک خاص محکمہ کھولا گیا

زمینداروں کو قرضہ کے بوجھ سے نکالنے کی کوشش

سرکاری محاصل کا سارا بوجھ زراعت پیشہ جماعتوں پر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے سوسائٹی کا یہ کثیر حصہ قرضوں کے بوجھ سے دب چکا ہے۔ اور اس کی کمائی سرکاری خزانے معمور کرنے اور سرمایہ دار ساہوکاروں کو متمول تر بنانے کے لئے مخصوص ہو چکی ہے۔ نظم و نسق حکومت کے تمام اختیارات ان ترقی یافتہ فرقوں کے ہاتھ میں تھے۔ جو خالصتہً شہری اور تجارت پیشہ افراد پر مشتمل تھے۔ اس قلیل جماعت کے اقتدار کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ سرکاری محاصل کا روپیہ ان اداروں اور عہدوں کے قیام پر صرف ہوتا رہا جس سے زیادہ تر شہری اور تجارت پیشہ جماعت کو فائدہ پہنچتا تھا۔ اور صوبے کی جائز حقوق سے محروم اکثریت کی اقتصادی خوشحالی اور معاشرتی ترقی عدم توجہی کا شکار رہی۔ نیشنل یونی نسٹ پارٹی۔ اور اس کے قائد میاں سر فضل حسین نے جب قوم کے اس کثیر اور پسماندہ طبقے کی حمایت کا بیڑہ اٹھایا۔ اور اس جماعت کے جائز حقوق حاصل کرنے کی خاطر جد وجہد شروع کی۔ تو خاص حقوق کی اجارہ دار اور خود غرض اقلیت نے ان پر فرقہ داری اور جانبداری کے الزام لگا کر انہیں اس جد وجہد سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن اس منصوبے میں انہیں چنداں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اور یونی نسٹ پارٹی ان الزامات کی پرواہ نہ کرتی ہوئی اپنے اصول پر کاربند رہی۔ کہ ملک کے مختلف اقتصادی طبقوں اور مختلف آبادی کے درمیان ٹیکس کا بوجھ مساویانہ طور پر تقسیم کرنے کے مسئلے پر پارٹی کو زبردست مخالف طاقتوں کے مقابل ہونا پڑا۔ اور اس مقصد کے حصول میں انہیں چنداں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ حکومت اور سرمایہ دار شہری طبقوں کی طرف سے اس منصفانہ اصول کی مخالفت ہوتی رہی۔ اور پارٹی کی تمام تر کوششیں حکومت کی سرمایہ دارانہ ذہنیت میں تبدیلی پیدا نہ کر سکیں۔ ان تمام رکاوٹوں کے باوجود پارٹی اپنے مقاصد کے حصول میں کوشاں رہی۔ اس سلسلے میں حسب ذیل عملی کام پارٹی کی جد وجہد کا نتیجہ ہیں۔

(۱) قانون مالیہ اراضی میں چند اہم ترمیمات کی گئیں۔ جن کی رو سے بندوبست اراضی کی میعاد بجائے بیس سال کے کم از کم چالیس سال کی گئی۔ پیداوار اراضی میں حکومت کا حصہ یعنی مالیہ بجائے نصفی محاصل کے خالص آمدنی کا چہارم مقرر کیا گیا۔ بندوبست میں اضافہ مالیہ کی معیار زیادہ سے زیادہ دس رقم کے برابر کیا گیا۔ جو گذشتہ بندوبست میں کسی خاص حلقہ پر عاید تھی۔ سابقہ قانون کے مطابق اضافے کے لئے کوئی حد مقرر نہ تھی۔ میاں صاحب کا یہ شاہکار پنجاب کی تواریخ میں زریں الفاظ کے ساتھ لکھا جائیگا

(۲) نہری معاملے میں تقریباً پچیس لاکھ روپیہ سالانہ کی کمی کرائی گئی۔ جس کا فائدہ تمام تر کاشتکار کو پہنچتا ہے۔

(۳) قانون انتقال اراضی پنجاب میں ہائیکورٹ کے فیصلوں کے پیش نظر ضروری ترامیم کی گئیں ہائیکورٹ نے ایک فیصلہ میں قرار دیا تھا۔ کہ زراعت پیشہ قوم کا کوئی شخص اگر دیوالیہ قرار دیا جائے۔ تو اس کی زمین عدالت نیلام کر سکتی ہے ایک دوسرے فیصلہ میں ہائیکورٹ نے یہ قرار دیا تھا کہ کسی زراعت پیشہ قوم کے آدمی کی زمین عدالت کی ڈگری کی ادائیگی زر میں غیر معین وقت کے لئے متاجری پر دی جا سکتی ہے ہائیکورٹ کے ان فیصلوں سے زراعت پیشہ قوم کو سخت نقصان کا احتمال تھا۔ اس لئے قانون میں ترامیم کرائی گئیں۔ جن کی رو سے زراعت پیشہ قوم کے کسی شخص کی زمین نہ تو نیلام کی جا سکتی ہے نہ ۲۰ سال سے زائد عرصہ کے لئے متاجری پر دی جا سکتی ہے۔

(۴) صوبے کی کثیر التعداد مقروض آبادی کو ساہوکاروں کے تشدد اور سفاکی سے محفوظ رکھنے کیلئے قانون انفصال حسابات اور قوانین تحفظ مقروضین پاس کرائے گئے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ یہ تمام ذرائع عمل میں لے گئے اس طبقے کے تحفظ اور امداد کے لئے تھے۔ جو اقتصادی اور تعلیمی لحاظ سے پسماندہ ہے۔ اور جو زیادہ تر کسانوں۔ کاشتکاروں اور مزدوروں پر مشتمل ہے۔ جن کا معیار زندگی سب سے نیچا ہے لیکن جو ٹیکسوں کے تمام تر بوجھ اٹھاتا ہے اور جو صوبے کے واحد ذرائع آمدنی کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس جد وجہد میں قوم پرستی کے مدعیوں اور مفاد عامہ کے علمبرداروں کے دعویداروں یعنی شہری ہندو لیڈروں نے ہمیشہ معاندانہ کوششیں اور ہر طرح کی رکاوٹیں پیدا کرنے کی مساعی کیں۔ اس کے باوجود فرقہ داری کا الزام یونینسٹ پارٹی اور اس کے قائد کے سر پر تھوپنے سے نہیں شرماتے۔ میاں سر فضل حسین کا پروگرام اقتصادی اور سیاسی تھا۔ اس میں فرقہ داری کو ذرا برابر بھی دخل نہیں تھا۔ یہی پروگرام ملک کے دیگر قوم پرست اور آزاد خیال سیاسی رہنماؤں نے ہمیشہ پیش کیا ہے۔ یہ اتفاق کی بات ہے۔ کہ پنجاب میں پسماندہ طبقے کے اندرونی اصلاح اور بہتری کا بیڑا اٹھایا گیا میاں صاحب کی ہم مذہب قوم کا بھی کافی عنصر موجود تھا۔ میاں صاحب کی سرگرمیاں ان مسلمانوں کے پسماندہ طبقے کی بہتری کیلئے محدود نہیں رہیں بلکہ ہر مذہب وملت کے پسماندہ طبقوں کی اصلاح وبہبودی کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ میاں سر فضل حسین ہی نے باوجود ہندوؤں اور سکھوں کے ایک فرقہ کی مخالفت کے گوردوارہ ایکٹ پاس کرا دیا۔ جس کی وجہ سے آج لاکھوں روپیہ سکھ قوم کو اپنی تنظیم وتعلیم کے لئے مل رہا ہے کیا وہ اشخاص یا جماعتیں جن کی سیاسی زندگیاں مفاد عامہ اور پسماندہ جماعتوں کی ترقی کے اقدام کے خلاف جد وجہد میں صرف ہوتی ہیں۔ یا وہ جن کا معیار سیاست صرف فسادیوں کے برخلاف جد وجہد کرنے اور انہیں اسلام سے خارج کرنے تک محدود ہو۔ معقولیت کے ساتھ دوسروں پر فرقہ داری کے الزام دے سکتے ہیں۔ ملک کے مفاد کے مد نظر ضرورت

اس بات کی ہے۔ کہ تمام ان جماعتوں کو جن کے دل میں ملک کی خدمت کرنے کا شوق ہو۔ منظم اور اکٹھا کیا جائے۔ فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے اور انتشار پیدا کرنے سے ملک کے مفاد کو ناقابل تلافی نقصان پہونچ رہا ہے۔ یونی نسٹ پارٹی کی گزشتہ کارگزاری کے متعلق جو حقائق میں نے پیش کئے ہیں۔ ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے ناظرین اس بات کا فیصلہ خود کر سکتے ہیں۔ کہ عوام الناس کی بہتری کے لئے اس پارٹی نے کیا کچھ کیا۔ اور صوبہ کی دیگر جماعتوں یا طبقوں کی طرف سے کیا کچھ ظہور میں آیا۔

ترجمان احرار کا ناقابل فہم نظریہ

"مجاہد" کے ایڈیٹر صاحب کا یہ نظریہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ فارغ البالی اور اپنے گھر کی آمدنی سے گزارہ کرنے والے اور موٹروں پر سواری کرنے والے غربا اور عوام الناس کی امداد کرنے کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ ان کے خیال میں اس کام کے لئے صرف وہ پیشہ ور لیڈر موزوں ہیں۔ جو ذاتی جائیداد نہ رکھتے ہوں۔ اور جن کا گزارہ قوم کے چندے سے ہو۔ واقعی اپنی جیب سے بریانی کھانا اور غریبوں کی خدمت کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ چندے کی رقم سے بریانی کھانا اور موٹروں پر سواری کرنا غریبوں کی صحیح خدمت ہے۔ خواجہ صاحب کی یہ تحقیقات دور حاضرہ کے سیاسی اصول میں ایک بیش بہا اضافہ ہے۔ اس نظریہ کے دریافت کرنے کی سعادت "مجاہد" ہی کے حصہ میں آئی ہے ورنہ اس سے قبل کے تاریخی واقعات تو اس نظریہ کی تائید نہیں کرتے۔ مذہب اسلام میں جس خلوص کا ثبوت حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی خدمات میں ملتا ہے۔ وہی خلوص اور جذبہ خدمت حضرت عثمانؓ کی زندگی میں پایا جاتا ہے۔ جو اس وقت کے متمول ترین عرب سرداروں میں سے تھے۔ ہندو مذہب میں راجہ رام چندر جی نے جو خدمات غریبوں اور عوام الناس کی بہتری کے لئے کیں۔ وہ کسی رشی یا تارک الدنیا سے کم نہیں ہیں۔ مہاتما بدھ بھی سرمایہ دار اور حکمران خاندان کے فرد تھے دور حاضرہ میں بھی ہر ملک کے اندر اس قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ ہمارے ہی ملک میں آزاد خیال سیاسی رہنماؤں اور قوم پرست لیڈروں میں اکثر حصہ اس طبقہ کے لوگوں کا ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ خیال قطعاً غلط ہے۔ کہ غریبوں کی بہتری کنگال ہی کر سکتے ہیں۔ میاں سر فضل حسین نے جو پروگرام ملک کے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ ملکی و ملی ضروریات کے حصول و ترقی کیلئے بہترین لائحہ عمل ہے۔ مخالف عنصر کی سرگرمیاں تخریبی نکتہ چینی تک ہی محدود ہیں۔ اگر وہ اس پروگرام کے مخالف ہیں۔ تو انہیں چاہئے کہ اس سے بہتر عملی پروگرام ملک کے سامنے پیش کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ تو ان کے لئے مناسب ہے۔ کہ اپنی تخریبی اور انتشار پھیلانے والی سرگرمیوں سے باز رہیں۔ اور اس عظیم الشان پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ملک کی مختلف جماعتوں کو منظم کر کے ایک مرکز پر اکٹھا کرنے کی کوشش کریں غلط فہمیاں پھیلانے اور ملک میں اختلافات کی خلیج وسیع کرنے سے نہ تو ملک کو کوئی فائدہ ہوگا۔ اور نہ ان کی اپنی ذات کو

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو جب ہے۔ کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

وصیتیں

نمبر ۳۵۲۸ - منکہ بشیر النساء بی بی بیوہ رجب علی خاں قوم راجپوت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن سنور ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳۱/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میری زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد کی قیمت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

میرا حق مہر بتیس روپے چھ آنے اور زیور طلائی و نقرئی مالیتی تناسٹھ روپے دس آنے کل ایک سو روپیہ ہے۔ اور میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ میرے گزارہ کے متکفل میرے عزیزاں بچے مسمیان محمد محمود خان احمدی موصی و عبدالوحید خان احمدی موصی۔ و خان محمد صاحب و صوفی احمد جان صاحب و نذیر احمد خان صاحب ہیں۔ فقط

العبد - بشیر النساء بی بی زوجہ رجب علی خاں احمدی ساکن سنور - گواہ شد - محمد محمود خان کمپونڈر احمدی پسر موصیہ خلف رجب علی خان صاحب مرحوم - گواہ شد - عبدالغنی خان پنشنر افسر فراشخانہ - گواہ شد - عبدالوحید خاں یوسف زئی احمدی سنوری میڈیکل سٹور پٹیالہ پسر موصیہ

نمبر ۳۵۲۷ - منکہ محمد شریف ولد رحیم بخش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۳۲ء ساکن میانوالی ڈاکخانہ بدوملہی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔

تین بگھہ اراضی بارانی موضع میانوالی میں جو اس وقت ۱۰ کنال گروی مبلغ ۲۵ روپے میں ہے۔ اس میں سے صرف ۲ کنال خاص ہے۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ بیس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی کہ حق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط

العبد - محمد شریف موصی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانوال خانانوالی - گواہ شد - چودہری حاکم خاں نمبردار سربراہ عطاء اللہ خانانوالی گواہ شد - رحمت خاں سکرٹری جماعت احمدیہ میانوال خانانوال

نمبر ۳۵۲۶ - منکہ دین محمد ولد جان محمد قوم ارائیں پیشہ تجارت سبزی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۳۲ء ساکن بٹالہ دروازہ اچلی ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں کوئی جائداد اپنی ملکیت میں نہیں رکھتا یعنی منقولہ و غیر منقولہ اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اب آٹھ روپے ماہوار ہے۔ یہ رقم میں اپنے والد سے بطور کارکردگی لیتا ہوں۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ اس وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ اداشدہ شمار ہوگا۔ فقط

العبد - دین محمد ولد جان محمد موصی بخط اردو و نشان انگشت چپ - گواہ شد - محمد عبدالرشید ولد حاجی عبدالرحیم قوم ککے زئی پٹھان بقلم خود پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ - گواہ شد - غلام محمد ولد گھسیٹے خاں احمدی نشان انگشت چپ

نمبر ۳۵۲۵ - منکہ محمد اسمٰعیل ولد میاں کریم بخش قوم شیخ پیشہ درزی عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج

۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے میری آمدنی ماہوار فی الحال پندرہ روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد بناؤں۔ تو میری وفات کے بعد اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثا کو اس کے دینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔

العبد:۔ بقلم خود آغا محمد اسمٰعیل ٹیلر ماسٹر قادیان گواہ شد عبدالغفور خاں بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبدالغفور ریٹائرڈ تحصیلدار ایبٹ آباد۔ حال قادیان ؛

نمبر ۴۵۵۴۔ منکہ محمد شرافت اللہ خاں ولد محمد عنایت اللہ خاں قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۔ سال تاریخ بیعت ماہ نومبر ۱۹۱۵ء ساکن شاہجہانپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ری ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو میرا متروکہ ہو۔ اس میں سے تجہیز و تکفین کے بعد میری نعش قادیان بھیج دی جاوے اور اگر فوراً نعش بھیجنے کا انتظام نہ ہو سکے۔ تو جہاں میں مروں۔ وہیں میرا تابوت دفن کر دیا جائے۔ اور قادیان سے اجازت لینے کے بعد تابوت نکال کر بھیجدیا جاوے اور اگر میرا متروکہ ان اخراجات کا متحمل نہ ہو۔ تو میری نعش جہاں میں مروں۔ وہیں دفن کر دی جاوے۔ کیونکہ کسی کو کیا معلوم ہے۔ کہ کون کہاں مرے گا۔ اور مالدار ہو کر مرے گا یا فقیر ہو کر۔ اور میرا متروکہ میری نعش قادیان بھیجنے یا نہ بھیجنے کی صورت میں جو کچھ ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔

العبد:۔ محمد شرافت اللہ خاں احمدی بقلم خود ؛

گواہ شد:۔ حاجی عبدالقدیر مالک احمدی کمپنی شاہجہانپور۔ بقلم خود۔

گواہ شد:۔ حافظ مختار احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ شاہجہانپور۔ بقلم خود ؛

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲ مئی - برطانوی وزیر متعینہ عدیس آبابا کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ شہنشاہ حبشہ ملکہ کی معیت میں عدیس آبابا سے جبوتی روانہ ہوگئے ہیں۔ اور ان کی روانگی اطالویوں کے مقابلہ میں مدافعت کا اختتام تصور کیا جاتا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ عدیس آبابا میں وہ اپنی جگہ وزراء کی کونسل چھوڑ گئے ہیں۔

لنڈن ۲ مئی - سرآٹو نیمیر کی رپورٹ ہر لحاظ سے تسلی بخش ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے صوبائی خودمختاری کے اجراء کے متعلق سرکاری ضابطہ پیش ہونے میں کسی قسم کی رکاوٹ باقی نہیں رہی - توقع ہے کہ یہ ضابطہ ۱۳ مئی کے بعد دارالعوام میں پیش ہوگا۔

وائنا ۲ مئی - نازی خطرہ کے پیش نظر اطالیہ آسٹریا - اور ہنگری کے نمائندوں کی ایک کانفرنس سائینور مسولینی کی صدارت میں منعقد کی گئی جس میں ایک معاہدہ طے پایا۔ جس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کے رو سے جنگ کی صورت میں یہ حکومتیں ایک دوسرے کی امداد کریں گی۔

لاہور ۲ مئی - پرسوں پولیس نے لالہ ہرکشن لال کے چھوٹے لڑکے جیون لال گابا کو زیر دفعہ ۴۰۹ تعزیرات ہند اس الزام میں گرفتار کر لیا - کہ انہوں نے ۱۸۹۰۰ روپیہ کے دو چیک جو لالہ ہرکشن کے خلاف دو مختلف ڈگریوں کے سلسلہ میں تھے - بلا اجازت سنٹرل بورڈ بھارت انشورنس کمپنی سے وصول کر کے خورد برد کر دئے ان کا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان پیش کیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲ مئی - جمہوریہ امریکہ نے پختہ ارادہ کر لیا ہے - کہ اس کا جنگی بیڑا کسی دوسری طاقت سے کمزور نہیں رہے گا لہٰذا سال آئندہ کے میزانیہ میں نئے جنگی جہازوں - کروزروں - تباہ کن جہازوں - آبدوز کشتیوں وغیرہ کی ساخت کے لئے ۵۳ کروڑ دس لاکھ ڈالر منظور کئے گئے ہیں - ۵۴ جنگی جہاز زیر تعمیر ہیں بارہ نئے تباہ کن جہاز اور چھ آبدوز کشتیاں تعمیر کی جائیں گی۔

لاہور ۲ مئی - معاصر سیاست ۲ مئی لکھتا ہے کہ لارڈ ولنگڈن جدید وائسرائے ہند کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا سید حبیب صاحب نے گورنر پنجاب کے متعلق بعض حقائق کو عالم آشکار کیا تھا - جس کا پہلا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آپ کی ڈاک پر سنسر بٹھا دیا گیا ہے - اور انہیں جو خط آتے ہیں - وہ کھولی کر بند کئے ہوئے ہوتے ہیں۔

رنگون ۲ مئی - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برما میں شدید طوفان گردو باد سے صرف رقبہ کونڈن میں ۳ لاکھ روپیہ کی جائداد کا نقصان ہوگیا اور ۸۰ جانیں تلف ہوئیں بیس دیہات کو زبردست نقصانات اٹھانے پڑے تو ایک ہزار کے قریب آدمی ہلاک ہوئے۔

لوہارو ۲ مئی - ریاست لوہارو میں موضع چھپار کے واقعہ سے صورت حالات میں جو اضطراری کیفیت پیدا ہوگئی تھی - اس نے سکون اختیار کر لیا ہے - دہشت پسندوں اور باغیوں کی گرفتاری کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲ مئی - عدیس آبابا سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ شہر سے بیس میل کے فاصلہ پر ایک اطالوی ہوائی جہاز کو حبشیوں نے گولی کے نشانہ سے گرا لیا۔

عدیس آبابا ۲ مئی - جرنیل کارنیو اوت مکالے کی مہم کے دوران میں راس کاسا کے مشیر تھے۔ انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ اطالویوں نے بعض حبشیوں کو رشوت دیکر اس بات پر آمادہ کیا - کہ وہ شہنشاہ حبشہ کو قتل کر دیں - چنانچہ بعض باغیوں نے ملاگاہ کے مقام پر شہنشاہ پر فائر کئے - شہنشاہ کے دو افسر جوان کے پاس کھڑے تھے مارے گئے مگر شہنشاہ بال بال بچ گئے۔

روما ۲ مئی - عدیس آبابا کی فتح کی توقع میں اس وقت تمام اطالیہ پر خاموشی طاری ہے اور لوگ فتح کی خبر کے لئے چشم براہ ہیں اطالوی دستے اب عدیس آبابا کے بالکل نزدیک پہنچ گئے ہیں - اور دارالخلافہ کی فتح اب یقینی ہے مگر بارشوں کی وجہ سے اطالوی فوجوں کے راستے مسدود ہو رہے ہیں - کئی جگہ سے پتھر گر کر سڑکیں بالکل بند ہوگئی ہیں - اطالوی افواج کے مزدور پتھروں کو ڈائنامیٹ سے اڑا کر سڑکیں صاف کر رہے ہیں۔

کانپور ۲ مئی - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کانپور سے دس میل کے فاصلہ پر جی آئی پی میل کو پٹڑی سے گرانے کی کوشش کی گئی - ڈرائیور نے پٹڑی پر کچھ رکاوٹ محسوس کی - اور انجن روک لیا - اور دیکھا کہ دو فٹ لمبا پتھر پٹڑی پر پڑا تھا - پولیس مصروف تفتیش ہے

عدیس آبابا ۲ مئی - شہنشاہ حبشہ نے عدیس آبابا کے تمام تندرست و توانا شہریوں سے خاص طور پر اپیل کی ہے - کہ وہ پانچ پانچ دن کا سامان رسد لے کر اطالویوں کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے شمال کی جانب روانہ ہو جائیں۔

کراچی ۲ مئی - علیحدگی سندھ کے بعد جو مطالبہ واضح طور پر ہر جگہ سننے میں آتا ہے - وہ یہ ہے کہ سندھ سندھیوں کے لئے ہے - حکومت کے دفاتر کے علاوہ پرائیویٹ اداروں میں بھی اس چیز کو تقویت دی جاتی ہے۔

راولپنڈی ۲ مئی - معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب کا خیال ہے کہ اٹک کے قلعہ کو صوبہ کے محکمہ جیل خانہ جات کی تحویل میں دیدیا جائیگا اور قلعہ کو ایک سنٹرل جیل کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۲ مئی - بندرگاہ کیلے سے ہنگ کانگ تک ریلوے لائن مکمل ہوگئی ہے کینٹن ہانکو ریلوے لائن کا بقیہ حصہ کل مکمل ہو گیا تھا - امید ہے - کہ ٹریفک کے لئے اسے رستے کا مئی کے وسط میں افتتاح کیا جائیگا۔

قاہرہ ۲ مئی - مصری کابینہ کے انتخابات کے سلسلہ میں خونریز فساد ہوگیا - جس میں سات آدمی گولی سے اڑا دیئے گئے اور ۳۲ سخت مجروح ہوئے

لنڈن ۲ مئی - پرسوں بحری طاقت میں اضافہ کے لئے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ کا ایک ضمنی مطالبہ پیش کیا گیا - جو بجٹ کے بحری مطالبہ میں فوجی بحری قوت میں توسیع اور نئے تعمیری کام کی تفصیل پر مشتمل ہے - اور اس میں تعمیری پروگرام میں مزید جہازوں - آبدوز کشتیاں جاسوس کشتیوں اور جدید سامان حرب کی تعمیر شامل ہے

قاہرہ یکم مئی - شاہ فواد کا جنازہ شاہی تزک و احتشام سے اٹھایا گیا - جنازہ کا جلوس دو میل لمبا تھا - جس میں شہزادے - کابینہ کے وزراء تمام ملکی اور غیر ملکی عمائدین شہر تھے - جلوس کے اوپر طیارے آہستہ آہستہ پرواز کر رہے تھے۔

واشنگٹن ۲ مئی - امریکہ کے سالِ رواں کے بجٹ میں پانچ ارب ۹۶ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔

وارد ہا ۲ مئی - مسٹر گاندھی موضع دیگاؤں میں جو وارد ہا کے قریب ایک چھوٹی سی بستی ہے چلے گئے ہیں - ان کے لئے وہاں ایک جھونپڑا بنایا جا رہا ہے۔

عدیس آبابا ۲ مئی - شہنشاہ حبشہ نے نمائندہ اخبار کو ایک بیان تمام عالم کے اخبارات میں شائع کرانے کے لئے دیا - اس میں لکھا ہے - کہ "کیا اب بھی دنیا کو اس حقیقت کا احساس نہیں ہوا - کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنی آخری قوت تک کو استعمال کر دینے سے میں نے نہ صرف اپنی رعایا کو تباہی سے بچانے کا فرض ادا کیا ہے - بلکہ اس شہر کی حفاظت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینے کا تہیہ کر چکا ہوں - جس کی سلامتی پر ساری دنیا کی سلامتی اور امن کا انحصار ہے۔"

لنڈن ۲ مئی - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ عدیس آبابا میں تاخت و تاراج کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے - لیکن برطانوی رعایا میں اس قسم کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔

بمبئی ۲ مئی - سینچر وار کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں ۷۸۹۲۸۰۷ روپے کا سونا یورپ اور امریکہ کو بھیجا گیا - اس وقت ۲۶۸۹۸۰۵۱۲۳ روپے کا سونا غیر ممالک کو جا چکا ہے۔

رنگون ۲ مئی - جرائم کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر عنقریب برما میں ایک ضابطہ فوجداری منظور کیا جائے گا - جو بمبئی کے ضابطہ فوجداری سے مشابہ ہوگا۔

ڈھاکہ ۲ مئی - ڈھاکہ میں ۲۸ اپریل کو زلزلہ کا خفیف جھٹکا محسوس کیا گیا - لیکن کسی قسم کا جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔

واشنگٹن ۲ مئی - امریکہ کے آئندہ انتخابات

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور دفتر دیا ... سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی